www.emarsiya.com

در حالِ حضرت علی اکبر علیہ السّلام

عظمتِ آلِ پیمبرؐ سے تو واقف ہے جہاں
مرتبہ ان کا ہے کیا پیشِ خدائے دو جہاں
بارہا ہوتے ہیں افلاکؑ پہ بھی ان کے بیاں
مالکِ کوثر و تسنیم ہیں سردارِ جہاں
وحی رب کے یہاں رُوح امیں آتے ہیں
بے اجازت ملک الموت نہیں آتے ہیں

جن کی اللہ نے کی نور سے خلقت وہ یہ
کرتے تھے نفس پہ جو اپنے حکومت وہ یہ
جن کی کرتی تھی قدم بوسی شجاعت وہ یہ
جن کی قائم ہے زمانے میں شریعت وہ یہ
روشنی فرش سے تا عرش درخشاں ایسے
ناز قرآں بھی کرے حافظ قرآں ایسے

جن کی مشہور زمانے میں سخاوت وہ یہ
جن کی ہر سائل و نادار کو حاجت وہ یہ
جس پہ محتاج غنی ہوں درِ دولت وہ یہ
جن کو حق نے کیا مختارِ مشیّت وہ یہ
یہ بہت ہے لبِ اعجاز ہلا دیتے ہیں
بات آجائے تو مردوں کو جلا دیتے ہیں

جن کی میراث میں ہے خُلق و مروّت وہ یہ
رکھتے ہیں اہلِ نظر جن پہ عقیدت وہ یہ
بخت بیدار کرے جن کی محبت وہ یہ
پھیر لیں آنکھ تو آجائے قیامت وہ یہ
رازِ معبودِ حقیقی سے خبردار ہیں یہ
مختصر یہ ہے کہ کونین کے سردار ہیں یہ

www.emarsiya.com

ایسے دیکھے ہیں زمانے میں کہیں نیک نہاد جن کو قرآن میں معبود نے فرمایا ہو یاد
واہ کیا خوب عطا کی تھی خدا نے اولاد ناز خود سجدے کریں جن پہ یہ ایسے سجّاد
کوئی حیدر کوئی شبیرؑ کوئی شبرؑ تھا
کوئی تھا عابد و زاہد تو کوئی اکبر تھا

جھکا جھکا ہوا گلہائے امامت سے چمن واقعہ کیوں نہ یہ رقوم کریں اہل سخن
ڈیوڑھی آباد تھی تھا شکل نبیؑ کا بچپن درِ دولت پہ تھے فرزندِ نبیؑ جلوہ فگن
اتنے میں آیا جو اک شخص وہاں بہر سلام
دلبر فاطمہؑ زہرا سے تھا مصروف کلام

کھیلتے کھیلتے گھر سے نکل آئے اکبر دیکھ کر رہ گئیں اس شخص کی آنکھیں ششدر
لے لیں یہ سوچ کے بچے کی بلائیں بڑھ کر کہیں لگ جائے نہ خورشیدِ امامت کو نظر
لوگ کہتے ہیں کہ یوسفؑ سے نہیں بڑھ کے حسین
ہاں مگر ان کا زمانے میں کوئی مثل نہیں

التجا حضرت شبیرؑ سے وہ کرنے لگا آپ حق میں مرے خالق سے یہ فرمائیں دعا
ایک بیٹا مجھے ایسا ہی خدا کر دے عطا جیسا آقا مرے بے مثل ہے یہ ماہ لقا
مجھ پہ احسان ہو سرکار یہ آباد رہے
دیکھ کر اس کو ہمیشہ مرا دل شاد رہے

پہلے کچھ دیر تو خاموش رہے شاہِ زماں بولے پھر دے جو پسر ایسا خدائے دو جہاں
پالے گا اس کو بڑے ناز و نعم سے کہا ہاں بولے کانٹا کوئی چبھ جائے اسے کرے گماں
بولا وہ دیکھنے کو کس کی نظر لاؤں گا
اس کو تکلیف کوئی ہو گی تو مر جاؤں گا

www.emarsiya.com

سن کے یہ اس سے بہت روئے شہِ جن و بشر — کہا بھائی یہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا ہے جگر
کھائے گا سینے پہ پھل برچھی کا یہ نورِ نظر — حالتِ نزع میں دیکھے گا اسے اس کا پدر
تین دن تک اسے پانی نہ میسّر ہوگا
مری آغوش میں بے جاں مہِ انور ہوگا

کیا شبیرؑ نے یہ واقعہ عاشور کو یاد — جب کیا شکلِ پیمبرؐ نے طلب اذنِ جہاد
بولے شہ پائے گی ماں فرقتِ دردِ اولاد — داغ کس طرح اٹھائے گی یہ زینبؑ ناشاد
پہلے ان سے تو رضا رن کی لے آؤ اکبرؑ
دیں اجازت وہ اگر شوق سے جاؤ اکبرؑ

سن کے یہ داخلِ خیمہ ہوا وہ ماہ منیر — بولیں چھاتی سے لگا کر شہِ دیں کی ہمشیر
راہ تکتی ہے تری دیر سے مادر دلگیر — بولے کہیے مری ماں سے مجھے اب بخشِ دیں شیر
جلد اب مادرِ غمخوار کو سمجھائیے آپ
رن کی بابا سے اجازت مجھے دلوائیے آپ

آہ بے ساختہ کی ایسا ہوا غم طاری — بولیں اے لال نبھاتے ہو یہ دنیا داری
کیوں نہیں کہتے مکمل ہوئی سب تیاری — اس قرینے پہ پھوپھی صدقے ہو مادر واری
گھر سے بے سایہ نہ مادر نے نکالا تجھ کو
کتنے نازوں سے پھوپھی نے تری پالا تجھ کو

کوئی کس طرح کہے مرنے کو جاؤ اکبر — صبح سے روتے ہیں اب تم نہ رلاؤ اکبر
اپنی ماں کو یہ خبر جا کے سناؤ اکبر — آتے لیلیٰ نے جو دیکھا کہا آؤ اکبر
صبح سے جو گیا واپس نہیں آیا رن سے
جا کے لاشہ ترے بابا نے اٹھایا رن سے

www.emarsiya.com

تو نے سوچا ہے کبھی یہ بھی مرے نورِ نظر   داغ پیری میں جوانی کا اُٹھے گا کیوں کر
بولے مادر سے نگاہوں کو جھکا کر اکبرؑ   بے اجازت نہ قدم گھر سے رکھوں گا باہر
حشر میں مادرِ شبیرؑ کریں گی یہ سوال
کیا مرے لال سے پیارا تھا تمہیں اپنا لال

مانگے گی بنت نبیؐ حشر میں اس دن کا حساب   میں نہ جاؤں گا مگر کون انھیں دے گا جواب
ہیں گھرے نرغۂ اعدا میں شہِ عرش جناب   آئیں گی فاطمہؑ اب خلد سے ہو کر بے تاب
رن میں فرزندِ پیمبرؐ تہِ خنجر ہو گا
قبر میں چین نہ حیدرؑ کو میسّر ہو گا

راضی ماں ہو گئی سن کر علیؑ اکبر کا سخن   بولی میں روکوں گی کیا مر چکا ابنِ حسنؑ
کھو چکیں بیٹوں کو بھی بنت شہِ قلعہ شکن   موت نے لوٹ لیا بیوۂ مسلم کا چمن
نیزۂ و تیر و سناں سینے پہ کھاؤ اکبرؑ
میں رضامند ہوں لو شوق سے جاؤ اکبرؑ

راوی کہتا ہے کہ اُس وقت یہ میں نے دیکھا   درِ خیمہ سے برآمد ہوا وہ ماہِ لقا
جس طرح گھر سے جواں بیٹے کا جائے لاشہ   پس پردہ علی اکبرؑ علی اکبرؑ تھی صدا
پہلے تو ایسا کبھی خیمے میں ماتم نہ ہوا
سوئے میداں گئے وہ شور یہاں کم نہ ہوا

رن میں آیا پسر فاطمہؑ کا نورِ نظر   ایسا لگتا تھا گھٹاؤں میں چمکتا ہے قمر
ہوتے یوسفؑ بھی اگر لیتے بلائیں جھک کر   حسن یہ دیکھ کے مدہوش تھا ہر بانیٔ شر
خواب میں بھی نہ کبھی ایسا حسیں دیکھا ہے
دیکھ لے جس نے محمدؐ کو نہیں دیکھا ہے

www.emarsiya.com

مے میخانۂ داور سے چھلکتی آنکھیں　　سر بسر نور امامت سے چمکتی آنکھیں
غیظ سمٹا ہوا آنکھوں میں دہکتی آنکھیں　　رہ گئیں دیکھنے والوں کی جھپکتی آنکھیں
نہیں واللہ زمانے میں جوابِ اکبر
اللہ اللہ رے یہ شانِ شبابِ اکبر

زلفیں بل کھاتی ہوئی چہرۂ نورانی پر　　کبھی رخسار پہ بوسہ کبھی پیشانی پر
جان صدقے پسرِ فاطمہؑ کے جانی پر　　مسکرانے لگے لشکر کی پریشانی پر
بولے بجان بخشیں گے ہم اب بھی جو باز آؤ گے
ورنہ لے گا نہ کوئی نام بھی مٹ جاؤ گے

قابلِ دید یہ سن کر ہوئی حالت اُن کی　　پر وہ مجبور تھے منڈلائی تھی شامت ان کی
اس پہ شیطان نے کی بڑھ کے حمایت اُن کی　　اس کو محکوم تھی برسوں سے جماعت ان کی
دھڑ دھڑاتے ہوئے سینوں میں لئے دل آئے
جو بہادر سے بہادر تھے مقابل آئے

اس طرف بازوؤں میں فضلِ خدا زورِ علیؑ　　آگیا سامنے رہوار بڑھا کر غازی
رقص کرتی ہوئی شمشیر شرر بار چلی　　ہوش باقی نہ رہا عقل ٹھکانے نہ رہی
اس طرف جنگ کا عنوان نظر آتا تھا
اس طرف ریس کا میدان نظر آتا تھا

ایسی ہلچل تھی کہ گھوڑے بھی پھسل جاتے تھے　　کود کر پشت سے بدذات نکل جاتے تھے
سن کے تلوار کی جھنکار اچھل جاتے تھے　　دور سے چھو کے نکل جاتی تو جل جاتے تھے
پیڑھیوں سے یہ چلا آتا تھا تھمتے کیوں کر
پاؤں اکھڑے ہوئے میدان میں جمتے کیوں کر

www.emarsiya.com

بدنما چہروں پہ چھایا ہوا میداں کا غبار — خود کہیں خود کہیں ڈھال کہیں پر تلوار
طالبِ زیست تھے یہ زندگی ان سے بیزار — نہ سوار ایسے کہیں دیکھے نہ ایسے رہوار
دل جو حیوانوں کے سینوں میں دھڑک جاتے تھے
پھینک کر اپنے سواروں کو تڑک جاتے تھے

دشمنِ آلِ نبیؐ تھا پسرِ سعد لعیں — دیکھا لشکر کے نکلتے ہوئے پیروں سے زمیں
دی صدا اس کو جو بد شکل تھا کہتے تھے حسیں — کہا تجھ سا تو بہادر کوئی لشکر میں نہیں
ہر جگہ عزت و توقیر ملے گی تجھکو
حاکمِ شام سے جاگیر ملے گی تجھکو

داہنے بائیں نظر کرتا چلا وہ اظلم — بزدلوں کی طرح آہستہ اٹھاتا تھا قدم
اور سہماتی تھی تلوار چمک کر چم چشم — سانس اکھڑتی تھی تو سینے میں رکا جاتا تھا دم
آگے بڑھتا تھا کبھی پیچھے کو ہٹ جاتا تھا
جان کی فکر جگر خوف سے پھٹ جاتا تھا

عمر سعد یہ کہنے لگا کر پیچھے سے وار — یہ گلِ باغِ امامت ہے اسے کردے فگار
آیا نیزہ لئے ڈرتا ہوا وہ بد کردار — اس طرح تاک کے مارا کہ ہوا سینہ فگار
جھک گئے گھوڑے پہ سینے کو دبا کر اکبرؑ
ہو گئے چپ شہِ والا کو بلا کر اکبرؑ

اب سنیں اہلِ عزا زینبؑ دلگیر کا حال — درِ خیمہ پہ کہا فضہؑ سے رکھنا یہ خیال
بھائی کے چہرے پہ ظاہر جو ہوں آثارِ ملال — لڑکھڑاتے ہوئے جائیں جو سوئے دشتِ قتال
در پہ اس وقت مجھے آکے بلانا فضہؑ
پوچھے لیلیٰ تو نہ تم اس کو بتانا فضہؑ

www.emarsiya.com

اس طرف کانوں میں آئی جو صدائے اکبرؑ شہ نے بے ساختہ رو کر کہا ہائے اکبرؑ
بابا آئے نہ بھلا تو جو بلائے اکبرؑ لیکن اب راہ مجھے کون دکھائے اکبرؑ
کیا کروں کیا نہ کروں ضعف ہے طاری بیٹا
نور باقی نہیں آنکھوں میں ہماری بیٹا

جانے کس طرح سوئے دشت بلا آئے حسینؑ گہہ گرے گاہ اٹھے اور کبھی ٹھہرائے حسینؑ
داغ دشمن کو بھی قسمت نہ یہ دکھلائے حسینؑ آتی تھی فاطمہؑ زہرا کی صدا ہائے حسینؑ
پیاس کا غلبہ بہت اکبر دلگیر پہ تھا
ہاتھ چھاتی پہ تھا سر زانوئے شبیرؑ پہ تھا

خوشبوئے اکبر دلگیر سے پہچان گئے میرا فرزند اسی جا پہ ہے یہ جان گئے
سامنے بیٹے کے باحالِ پریشان گئے قوتِ صبر یہ دیکھی تو شفقی مان گئے
پیاس کا غلبہ بہت اکبرؑ دلگیر پہ تھا
ہاتھ چھاتی پہ تھا سر زانوئے شبیرؑ پہ تھا

اس گھڑی رو رو کے شبیرؑ نے بیٹے سے کہا ہاتھ سینے سے ہٹاتے نہیں کیوں ماہِ لقا
بولے رک رک کے یہ ہمشکل پیمبرؐ بابا زخم چھوٹا ہے مگر درد ہے اس وقت سوا
یا تو چہرہ مری جانب سے ہٹا لو بابا
یا کسی اور کو اس وقت بلا لو بابا

سن کے یہ رویا بہت دلبرِ خاتونِ جناں کون تھا بیکس مضطر کا مددگار وہاں
دی صدا بچوں کو امداد کرو میری یہاں ابھی باقی تنِ مجروح میں تھی تھوڑی سی جاں
بیٹھتے تھے کبھی سینے سے لگا لیتے تھے
ہچکی آتی تو سرِ خاک لٹا دیتے تھے

www.emarsiya.com

یہاں فضہ سے خبرِ غم کی سنائی نہ گئی　　پوچھا زینبؑ نے تو کچھ بات بنائی نہ گئی
لاش فرزندِ جواں شہ سے اٹھائی نہ گئی　　در تلک آ کے رُکے خیمے میں لائی نہ گئی
بولے دو میتِ اکبرؑ کو سہارا زینبؑ
اب نہیں کوئی مددگار ہمارا زینبؑ

مسندِ احمدِ مرسلؐ پہ لٹایا لا کر　　ڈالی ہر بی بی پہ حسرت بھری اکبرؑ نے نظر
بولے اب دودھ مجھے بخش دو تم بھی مادر　　پیار کرنا مری صغریٰ کو وطن جانا اگر
چپکے چپکے پھوپھی اماں کو پکارے اکبرؑ
یا علیؑ کہہ کے زمانے سے سدھارے اکبرؑ

ٹوٹ کر رہ گیا سیدانیوں پہ کوہِ الم　　ہائے بچہ میرا کہتی تھی کوئی موردِ غم
لٹ گئی ماں ہوئی برباد پھوپھی ہائے ستم　　بیچ میں لاش تھی اور چاروں طرف اہلِ حرم
کوئی کہتی تھی ملا داغِ جوانی ہے ہے
کوئی کہتی تھی تری تشنہ دہانی ہے ہے

شورِ ماتم سے لرز جاتی تھی صحرا کی زمیں　　کوئی کہتا مرا بن بیاہا کوئی ماہ جبیں
تھی کسی کی یہ صدا لٹ گئی میں سوگ نشیں　　بیٹھی ہے ماں صفِ ماتم پہ اٹھاتے بھی نہیں
کیسی اندھیر ہوئی گھر میں اجالا نہ رہا
نوحہ زینبؑ کا مری منتوں والا نہ رہا

پائنتی لاش کے لیلیٰ کے تھے پُر دَرد سخن　　اے مرے لال تری بیاہ کے آئی نہ دلہن
یہ نئی رسم یہاں کی ہے نرالا ہے چلن　　شاہ کہتے ہیں جنازے بھی نہ پائینگے کفن
قوتِ صبر زمانے کو دکھائی شہ نے
آ کے پھر لاش علیؑ اکبر کی اٹھائی شہ نے

www.emarsiya.com

باپ کو بیٹے کی قسمت نے دکھائی میّت　　لا کے مقتل میں سرِ خاک لٹائی میّت
رو رو کے گنجِ شہیداں میں ملائی میّت　　ہائے افسوس نہ دیتی تھی دکھائی میّت

سوئے دریا کہا پھر کر نہ تم آئے عبّاس
حال شبیر کے اپنا دکھائے عبّاس

دل زخمی پہ ذرا داغ جوان دیکھ تو جاؤ　　اب جئیں بھی تو جئیں کس کے سہارے سے بتاؤ
گاہ کہتے تھے نجف سے مرے بابا کو بلاؤ　　کہہ دو نانا سے نواسے کی مدد کے لئے آؤ

کوئی ہمدرد مددگار نہ پاتے تھے حسینؑ
اشک خود اپنی غریبی پہ بہاتے تھے حسینؑ

آرزوئے دلِ یحییٰ بر آئی یاشاہ　　شکر ہے مرثیے لکھ کر کئے نذرِ درگاہ
بے یقینی ہوئی ان کو جو تھے کوتاہ نگاہ　　سن کے ہر اہلِ نظر نے کہا ماشاءاللہ

داد جب تک نہ مگر آپ سے پاؤں مولا
خود کو کیا اہلِ سخن خاک بتاؤں مولا